سائنس و ٹیکنالوجی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کا فقدان

پی ایچ ڈی پروگرام کی تعداد اور معیار بری طرح گرا ہے اور کئی ادارے وسائل ضائع کر رہے ہیں

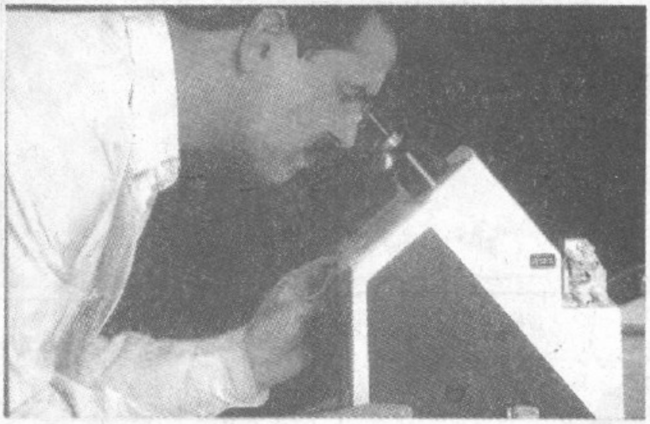

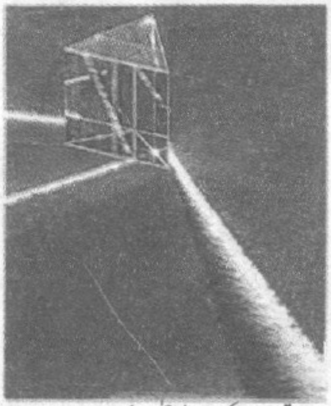

وفاقی وزیر ڈاکٹر عطاالرحمٰن نے کہا کہ مقامی یونیورسٹیوں سے ہر سال جو 300 افراد سالانہ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرتے تھے اب ان کی تعداد کم ہو کر رہ گئی ہے

سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ میں اعلیٰ تعلیم دینے والی یونیورسٹیاں اور ادارے انحطاط کا شکار ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ملک میں سالانہ 300 پی ایچ ڈی افراد سامنے آتے تھے جو تعداد بتدریج کم ہوتی گئی ہے۔

آئندہ بجٹ میں سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبے میں ختص دس ارب روپے میں سے 2.9 ارب روپے ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ پر خرچ ہوں گے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کیلئے آئندہ بجٹ میں مختص کی جانے والی 10 ارب روپے کی رقم کا بریک اپ کچھ اس طرح ہے۔ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ کیلئے مختص کی جانے والی 2.9 ارب روپے کی رقم میں سے ڈیڑھ ارب روپے ملک کی 10 منتخب کی جانے والی یونیورسٹیوں اور اداروں پر خرچ کی جائے گی جہاں ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح کے پروگراموں کو عالمی معیار کے مطابق کر دیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت حکومت ہر برس 300 نئے پی ایچ ڈی ڈگری ہولڈر تیار کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پی ایچ ڈی کا الاؤنس پندرہ سو روپے سالانہ سے بڑھا کر 6500 روپے سالانہ کیا جا رہا ہے اور بینیفٹ فیکٹر 20 ہزار روپے سے بڑھا کر ایک لاکھ کیا جا رہا ہے تاکہ پی ایچ ڈی کے سپروائزرز کو زیادہ مراعات دی جا سکیں۔ چار برس کے پی ایچ ڈی پروگرام کرنے والے ایک طالب علم پر پانچ لاکھ روپے سالانہ خرچ کئے جائیں گے اس کے علاوہ یونیورسٹیوں، ٹیکنالوجی اداروں کے 100 مستقل ارکان کو ایم ایس اور پی ایچ ڈی کی سطح کی تربیت کیلئے بیرون ملک بھیجا جائے گا۔

ملک میں 2500 ایم ایس اور اتنی تعداد میں پی ایچ ڈی افراد کی ضرورت ہے

500 ملین روپے ملک میں موجود پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ کو بہتر بنانے اور پاک سوئس ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کی طرز پر نئے انسٹیٹیوٹ قائم کرنے پر خرچ کئے جائیں گے۔

ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت بہترین سائنس دانوں اور ماہرین کو بھرتی کیا جائے گا اور انہیں صنعتی لیول کے مطابق خصوصی تنخواہیں دی جائیں گی۔ اس مقصد کیلئے 150 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے۔ بیرون ملک مقیم 25 بہترین سائنس دانوں اور ماہرین کو تین ماہ سے ایک سال تک کے عرصے کیلئے مخصوص ذمہ داریاں سونپی جائیں گی۔ اس کے علاوہ ہر سال 25 غیر ملکی اساتذہ اور ماہرین کو تحقیق اور ترقی کے مراکز اور یونیورسٹیوں میں دعوت دی جائے گی جس مقصد کیلئے 100 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے تمام غیر معیاری یونٹ بند کر دیئے جائیں گے اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں کی جانے والی تمام تقرریوں پر نظر ثانی کی جائے گی اور ان کے بارے میں ملکی اور عالمی طریقہ کار کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

نئی ٹیکنالوجی کی تیاری اور زیر استعمال ٹیکنالوجی کی بہتری

آئندہ بجٹ میں اہم صنعتوں میں ٹیکنالوجی کی ترقی کیلئے جو 2 ارب 60 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اس میں زیادہ سے زیادہ رقم قومی پیداواری صلاحیت کے یونٹوں میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر ٹیکنالوجی کی کمرشلائزیشن اور ترقی کیلئے خرچ کی جائے گی۔ اس مقصد کیلئے 850 ملین روپے ٹیکسٹائل، سیمنٹ، چینی، کاغذ، زراعت پر مبنی صنعت آٹو موبائل، میرین، انرجی الیکٹرونکس، مواصلات، انفرمیشن اور صحت کے شعبوں میں ٹیکنالوجی کی ایپلیکشن پر خرچ ہوں گے۔

ایک ٹیکنالوجی ڈویلپمنٹ فنڈ قائم کیا جا رہا ہے جس کیلئے 400 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ٹیکنالوجی وونیچر کیپٹل کمپنی بھی 400 ملین روپے کی لاگت سے قائم کی جا رہی ہے۔ آنے والے بجٹ میں

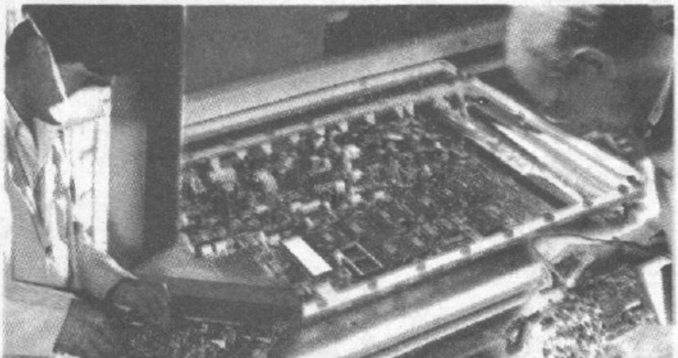

200 ملین روپے کی لاگت سے ٹیکنالوجی کلسٹر سنٹرز شروع کئے جائیں گے جو چمڑے، سرجیکل گڈز، انڈسٹریل الیکٹرونکس، پنکھے، لنن اور گارمنٹس کے چھوٹے اور درمیانے کاروباری یونٹوں کو مختلف خدمات فراہم کریں گے۔ 200 ملین روپے کی رقم انڈسٹریل پارکس کیلئے مختص کئے گئے ہیں جبکہ ملک میں وزن اور پیمائش کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے 300 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ ملک میں تحقیق و ترقی کے 10 اداروں میں صنعتی تجزیاتی سنٹر قائم کرنے کیلئے بھی 120 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔